# انگریزی میں مطالعۂ قرآن مجید کے جدید رجحانات
# ایک حالیہ کتابیات کی روشنی میں

عبدالرحیم قدوائی

یہ امر باعثِ مسرت ہے کہ حال میں مرکز برائے ترجمۂ قرآن مجید 'قم' اسلامی جمہوریۂ ایران کے زیر اہتمام مرتضیٰ کریمی نیا کی مرتب کردہ مطالعات قرآن مجید کو محیط ایک جامع کتابیات Bibliography of Quranic Studies in European Languages[۱] شائع ہوئی ہے۔ اس کے محتویات کی روشنی میں مطالعۂ قرآن مجید کے بعض جدید رجحانات کے بارے میں درج ذیل مشاہدات پیش ہیں۔

ایک معیاری کتابیات اس شعبۂ علم کی محض فہرست نہیں ہوتی بلکہ اس کے مطالعہ سے اس شعبۂ علم کے اہم موضوعات، رجحانات اور ترجیحات کا علم ہوتا ہے اور اس شعبۂ علم کے بارے میں مختلف تناظرات اور نقطہ ہائے نظر کا اندازہ ہوتا ہے۔

زیر تعارف کتابیات کے مختلف امتیازات ہیں: اولاً دیگر دستیاب کتابیات کی مانند یہ صرف انگریزی مطبوعات تک محدود نہیں بلکہ فرانسیسی، جرمن (المانوی)، اسپینش، اٹالین (اطالوی)، ڈچ (ولندیزی) اور لیٹن (لاطینی) مطبوعات کا بھی احاطہ کرتی ہے۔ ثانیاً: اب تک شائع شدہ کتابیات میں اسے جامع ترین ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ عادل عثمانی کی مرتبہ کتابیات میں صرف ۵۲۴ اندراجات ہیں[۲] جب کہ Fawzi M. Tadros کی مؤلفہ کتابیات میں ۳۰۰۰ مطبوعات کا ذکر ہے[۳]۔ ان بڑی حد تک ناقص، نامکمل اور محدود کتابیات کے مقابلہ میں کریمی نیا کی اس کتابیات

میں ۸۸۱۲ مندرجات ہیں، گویا یہ اپنے ماقبل کی کتابیات سے تقریباً تین گنا زیادہ ضخیم اور جامع ہے۔ اس سے فاضل مرتب کی عرق ریزی، وسعت مطالعہ اور اپنے موضوع سے قلبی شغف کا ثبوت ملتا ہے۔ مزید برآں، مرتبِ موصوف نے محض کتب اور مقالات کی فہرست مہیا کرنے پر اکتفانہیں کیا ہے، بلکہ انھوں نے ۲۶۷ یوروپی مطبوعات کے عربی، فارسی، ترکی، مَلے (Malay) اور انڈونیشین زبانوں میں تراجم کی اشاعتی تفصیلات بھی فراہم کی ہیں۔ اس سے ان مطبوعات کی عالمِ اسلام میں پذیرائی اور نفوذ کا اندازہ ہوتا ہے۔ یوروپی مطبوعات کا یہ علمی سفر (Textual Travel) بڑا معنی خیز ہے۔ درحقیقت یہ آئینہ دار ہے بین الثقافتی تعلقات اور علمی روابط کا۔ ان تراجم کی بدولت ہی عالم اسلام اس نئے ذخیرہ علم سے آگاہ ہوا۔ مثال کے طور پر امریکی جامعات میں پاکستانی نژاد اسلامیات کے استاد پروفیسر مستنصر میر کے ۲۵ سے زائد انگریزی مقالات کا ترجمہ عالم اسلام کی زبانوں میں ہوا ہے[۴]۔ اسی طرح ممتاز مستشرق Andrew Rippin، جاپانی ماہر اسلامیات Toshihiku Izutsu اور برطانیہ میں اسلامیات کے مستند عالم William M. Watt کی متعدد تصانیف ترجمہ کے وسیلہ سے عالم اسلام میں دستیاب ہیں[۵]۔

بالعموم انگریزی میں مغرب سے شائع شدہ حوالہ کی مطبوعات (Reference Works) میں ذکر صرف مغرب کی مطبوعات کا ہوتا ہے۔ عصبیت کے علاوہ اس میں بڑا دخل اس کا بھی ہے کہ مغربی مؤلفین ومرتبین آسانی سے دستیاب مغربی مطبوعات ہی سے واقف ہوتے ہیں۔ یہ مرتبین عالم اسلام سے شائع مطبوعات سے سردمہری بھی برتتے ہیں اور ان سے ناواقفیت بھی ان کے آڑے آتی ہے۔ کریمی نیا کی کتابیات اس سقم سے کلیۃً پاک ہے۔ انھوں نے مغرب اور مشرق دونوں کی مطبوعات کا منصفانہ اور جامع احاطہ کیا ہے جس سے اس کتابیات کی وقعت اور افادیت دوبالا ہوگئی ہے۔

اس کتابیات کی جامعیت کا ایک مظہر یہ بھی ہے کہ اس میں مستشرقین کے شانہ بہ شانہ مسلمان اہل قلم، بشمول شیعہ مصنفین بھی نظر آتے ہیں۔ اس سے بھی اہم تر نکتہ یہ ہے کہ اس کتابیات کی رو سے ۱۹۸۰ء کے بعد سے قرآنیات کے موضوع پر انگریزی اور دیگر

یوروپی زبانوں کے مصنفین میں مسلمانوں کی تعداد میں معتد بہ اضافہ ہوا ہے۔ اس کے عوامل کئی ہیں: عالم اسلام میں انگریزی کا بڑھتا ہوا استعمال، مغرب میں پروان چڑھے مسلمان اہل قلم کے علمی منظرنامہ میں ورودِ مسعود اور مغرب کی علمی روایت اور جامعات میں مسلمانوں کی نسبتاً نمایاں شرکت[۶]۔

اس کتابیات کے غائرانہ مطالعہ سے قرآنیات کے میدان میں بعض جدید رجحانات تک رسائی ہوسکتی ہے۔ ۱۹۵۰ء تک اس میدان میں مستشرقین کی گویا اجارہ داری رہی یعنی انگریزی اور دیگر یوروپی زبانوں میں مسلمان اہل قلم خال خال تھے۔ قرون وسطیٰ اور اس کے بعد کے ادوار میں بھی اسلام اور قرآن مجید کے خلاف بدترین تعصّبات اور تحفظاتِ ذہنی کے گہرے تاریک سائے بدستور باقی رہے۔ وحی کا اسلامی تصور آج تک اہل مغرب کے لیے قطعاً ناقابل قبول رہا ہے۔ اس کا منطقی نتیجہ یہ ہے کہ وہ قرآن مجید کو کلام اللہ تسلیم کرنے کے روادار نہیں۔ ان کی تمام تر توجہ اور توانائی اس پر مرکوز رہی کہ قرآن مجید کو یہودی اور عیسائی مآخذ سے مستعار قرار دیا جائے۔ Abraham Geiger (۱۸۳۳ء) نے پہلا شوشہ یہ چھیڑا کہ قرآن مجید تمام تر یہودی روایات سے ماخوذ ہے[۷]۔ اس افسانہ میں C.C. Torrey (۱۹۳۳ء) اور A.I.Katsh (۱۹۵۴ء) نے اور رنگ بھرے[۸]۔ اسی اثناء میں مستشرقین کے ایک گروہ نے یہ دعویٰ بڑے شدومد سے کیا کہ درحقیقت قرآن مجید مبنی ہے محض عیسائی مذہبی روایات پر۔ اس کے سرخیل Richard Bell (۱۹۲۶ء)[۹] اور دیگر علم بردار Torr Andrae (۱۹۲۶ء)[۱۰]، Karl Ahrens (۱۹۳۵ء)[۱۱] اور Wilhem Rudolph (۱۹۲۲ء)[۱۲] ہیں۔ ایک برطانوی مستشرق John Wansbrongh[۱۳] اور دور کی کوڑی لائے کہ ''دراصل قرآن مجید کی تصنیف اور تالیف مشرق وسطیٰ کی ثقافتی روایات کی دین ہے اور یہ کہ قرآن مجید کو نویں صدی ہجری میں یعنی حضور اکرم ﷺ کے وصال کے ڈیڑھ سو (۱۵۰) بعد مسلمانوں نے مرتب کیا، گویا دور نبوت، عہد خلافت راشدہ اور اس کے سو سال بعد تک اسلام، اس کے عقائد اور احکام اور مسلمانوں کی مذہبی، ملّی، اخلاقی، معاشرتی، معاشی، سیاسی اور عسکری زندگی قرآن مجید

کے بغیر جاری و ساری رہی۔ قرآن مجید کی غیر موجودگی میں سیرۃ نبوی ﷺ اور سیرت صحابہ، تابعین اور تبع تابعین وغیرہ کا کیا مقام باقی رہ جاتا ہے۔ یہی طرزِ فکر آج کے مغرب کے بعض علمی حلقوں میں مقبول Revisionist (ترمیم پسند یا اصلاح کے حامی) مکتب فکر کی بنیاد ہے جس کے مطابق قرآن مجید، آنحضرت ﷺ کی شخصیت، سنت، ذخیرۂ حدیث، تعامل صحابہ، متقدم مفسرین، محدثین اور فقہاء سب مشکوک اور فرضی ٹھہرتے ہیں۔ اس مکتبِ فکر کے نمائندہ Michael Cook (۱۹۷۷ء)، Patricia Crone (۱۹۷۷ء) اور Andrew Rippin (۱۹۸۸ء) ہیں[۱۴]۔

مطالعۂ قرآن کے دوران مستشرقین عام طور پر ان موضوعات پر اپنے قلم کی جولانیاں دکھاتے ہیں:

- قرآن مجید کا بائبل سے ماخوذ ہونا
- متنِ قرآن مجید کے اسقام
- متنِ قرآن مجید کی توقیفی ترتیب کے بجائے نزولی یا زمانی ترتیب
- متنِ قرآن مجید کی صحت کے بارے میں شکوک اور الزامات
- قرآن مجید کی تصنیف کے باب میں حضور اکرم ﷺ کے معلمین ومخبرین کی نشاندہی
- تفسیر نگاری کے پسِ پشت مفسرین کے ذاتی، سیاسی اغراض اور مقاصد
- قرآن مجید میں مستعمل معرّب الفاظ اور حروف مقطعات کا استخفاف
- جہاد، خواتین، جنت اور دوزخ، حدود، ذمیوں وغیرہ سے متعلق قرآنی احکام و تعلیمات پر اعتراضات
- قرآن مجید پر جاہلی ادب کا نمایاں اثر
- قرآن مجید کی مفقود آیات
- قرآن مجید میں نحوی اور صرفی اغلاط
- قرآن مجید کے متعدد مصاحف اور ان میں اختلافات
- جمع اور تدوینِ قرآن مجید کے بارے میں شکوک اور شبہات

- حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کی تفسیر کے وجود سے انکار
- متنِ قرآن مجید کا تیسری صدی ہجری میں منظر عام پر آنا
- قرآن مجید کو ایک اجتماعی تصنیف کے طور پر پیش کرنا
- ارسطو کی تصانیف بہ طور ماخذِ قرآن مجید
- نسخ کے تصور کا استہزاء
- افسانۂ غرانیق العلیٰ ۱۵

البتہ یہ امر بڑا خوش کن ہے کہ ۱۹۸۰ء سے اس میدان میں مسلمان اہل قلم کے زیادہ علم دخل کے باعث مطالعۂ قرآن کی نئی حیات بخش اور ایمان پرور جہات یوروپی زبانوں کے ذخیرۂ قرآنیات میں نمایاں ہوئی ہیں۔ ان مسلمان فضلاء کا مقصود ابدی ہدایتِ الٰہی کے تناظر میں عصری مسائل کا حل پیش کرنا، اور قارئین کو قرآن مجید کے حقیقی پیغام سے روشناس کرانا ہے۔ ان کے مطالعۂ قرآن کے بعض نئے عنوانات یہ ہیں:

- بین المذہبی مکالمے اور کثیر الثقافتی معاشرے کے بارے میں قرآن مجید کی ہدایات
- دور جدید میں عائلی اور معاشرتی نظام کی قرآنی اساس
- صنفی مساوات اور ماحولیاتی توازن کے بارے میں قرآن مجید کا موقف
- قرآنی نظام تعلیم وتربیت اور قیادت روزمرہ کی زندگی میں
- غیر مسلم معاشرے میں مسلم اقلیت کا مطلوبہ کردار
- حالیہ سائنسی اکتشافات کے بارے میں قرآن مجید کی پیش بینی
- قرآنی عربی پر دسترس حاصل کرنے کے جدید اور آسان طریقے
- صحت اور امراض قرآنی تناظر میں
- باہمی تنازعات کا حل قرآن مجید کی روشنی میں
- قرآنی سورتوں اور آیات میں نظم اور ارتباط
- وحدتِ بنی آدم کا تصورِ قرآنی
- مسالمت آمیز و پرامن زندگی بسر کرنے کے قرآنی طریقے

- مطالعۂ قرآن کے باب میں مستشرقین کے مغالطات اور تسامحات
- سائنس اور قرآن مجید کے مابین تطبیق
- نوجوانوں، بچوں اور غیر مسلموں کے لیے قرآن فہمی کے سہل اور عملی طریقے
- حقوقِ نسواں، تانیثیت اور آزادی کے بارے میں قرآنی نقطۂ نظر
- قرآنی نظریۂ اقتصادیات
- مذہبی اور ثقافتی تکثیریت کے باب میں قرآن مجید کی ہدایات [۱۶]

'قُم' اسلامی جمہوریۂ ایران کے مرکز برائے ترجمہ قرآن مجید کے زیر اہتمام شائع اس کتابیات میں شیعہ اہل قلم کی تصانیف کا قدرۃً جامع طور پر احاطہ کیا گیا ہے۔ ان مصنفین کے مرکزی موضوعات یہ ہیں:

- متنِ قرآنی کی سلامیت، تمامیت اور عدمِ تحریف
- امام جعفر صادقؒ اور دیگر امامانِ شیعہ سے منسوب تفسیری روایات
- امام جعفر صادق اور امام حسن عسکری کی تفاسیر اور دیگر شیعہ تفاسیر
- شیعہ مسلک کے فضائل
- مخصوص شیعہ عقائد مثلاً امامت، ولایت، غدیر، متعہ کی تعبیر اور تشریح
- اہل البیت کے فضائل
- شیعہ مفسرین کی نظر میں تاویل کی روایت [۱۷]

اس جامع کتابیات کے مطالعہ سے یہ نکتہ بھی برآمد ہوتا ہے کہ مندرجہ ذیل مفسرین کرام اور جدید ماہرینِ قرآنیات کو مطالعاتِ قرآن مجید میں زیادہ پذیرائی حاصل ہوئی ہے: ابن جریر الطبری، رازی، ابن العربی، ملا صدرا، سعید نورسی، سید قطب، Toshihiku Izatsu، John Wansbrough اور نصر حامد ابوزید [۱۸]۔

مطالعات قرآن مجید کی مختلف جہات کا احاطہ اس کتابیات کا قابل ذکر کارنامہ ہے اور اس کی جامعیت اس پر مستزاد۔ یہ تصنیف بلاشبہ قرآنیات میں ایک وقیع اضافہ کا درجہ رکھتی ہے۔

## حواشی ومراجع

۱۔ Morteza Karimi-Nia, *Bibliography of Quranic Studies in European Languages*. Qum, Iran, Centre for Translation of the Holy Quran, 2012 (684 Pages/ English + 199/ Persian).

۲۔ Muhammad Adil Usmani, *Islamic Studies: Literature on Quran in English Language: A Bibliography*, University of Karachi, Karachi, 1985. (95 Pages).

(محمد عادل عثمانی کی مذکورہ کتاب پر ظفر الاسلام اصلاحی کا مفصل تبصرہ مجلہ علوم القرآن [ ۴/۲ جولائی-دسمبر ۱۹۸۹ء، ص۱۳۲-۱۴۰] میں شائع ہوا ہے۔ ادارہ)

۳۔ Fawzi Mikhail Tadros, *The Holy Quran in the Library of Congress: A Bibliography*. Library of Gongress, Wasington, 1995 (449 Pages)

۴۔ Morteza Karimi-Nia, op.cit, pp.414-418

۵۔ Ibid, pp.523-528; 300-301, 651-652

۶۔ ۱۰-۱۱/اپریل ۲۰۱۴ء میں ایڈنبرا یونیورسٹی (انگلستان) میں برطانوی انجمن برائے اسلامیات (British Association for Islamic Studies) کا اولین مذاکرہ منعقد ہوا۔ اس مذاکرہ میں تقریباً ۱۰۰ مقالے پیش ہوئے۔ ان میں ۶۰ سے زائد مقالے مسلمان اہل قلم کے تھے۔ اس سے مغرب کی علمی روایت میں مسلمانوں کی قابل ذکر شراکت داری کا ثبوت ملتا ہے۔

۷۔ Abraham Geiger, *Was Hat Mohammed aus dem Judentume aufgenommen?* Bonn, 1833; English

Translation: *Judaism and Islam* by Moshe. Pearlman, New York, 1970

۸۔ Charles C. Torrey, *The Jewish Foundation of Islam,* New York, Jewish Institute of Religion Press, 1933; Abraham I. Katsh, *Judaism and the Koran: Biblical and Talmudic Backgrounds of the Koran and Its Commentaries,* New York,1954.

۹۔ Richard Bell, *The Origin of Islam in Its Christian Environment,* London, 1926.

۱۰۔ Andrae, *Der Ursprung des Islams and das Christentum,* Uppsala, 1926

۱۱۔ Karl Ahrens, *Muhammad als Riligionsslifter,* New York, 1935

۱۲۔ Wilhelm Rudolph, *Die Abhangigkeit des Qoran von Judentum and Christentum,* Stuggart, 1922

۱۳۔ John Wansbrough, Quranic Studies, Oxford, 1977.

۱۴۔ Karimi-Nia, pp.155, 523-528

۱۵۔ Ibid, Passim

۱۶۔ Ibid, Passim

۱۷۔ Ibid, Passim

۱۸۔ Ibid, Passim